

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 17 جنوری 1994ء کو پروگرام ”ملاقات“ میں بعض سوالوں کے جواب ارشاد فرمائے۔ ان سوال و جواب سے کماحقہ محفوظ ہونے کے لئے اصل پروگرام کی ریکارڈنگ دیکھنی اور سننی چاہئے۔ تاہم قارئین الفضل انٹرنیشنل کے افادہ کے لئے اس کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔ (مدیر)

سوال: پاکستان میں مولویوں کی طرف سے اس بات کا بڑا شور ہے کہ اسلامی اصطلاحیں مسلمانوں کا Patent ہیں اور جو شخص بغیر اجازت کے اس Patent کو استعمال کرے گا اس کو بہت سخت سزا دی جائے گی۔ اس پر آپ کا کیا تبصرہ ہے؟ اور شرعی اور عقلی لحاظ سے اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

سب سے پہلے تو لفظ Patent کو سمجھنا چاہئے کہ ہوتا کیا ہے۔ Patent سے مراد یہ ہے کہ ایک کمپنی ایک چیز ایجاد کرتی ہے اور اس کو ایک نئی ایجاد کے طور پر بعض مخصوص دفاتر میں رجسٹر کراتی ہے اور اس کی ایجاد کا اس کو تحفظ ملتا ہے کہ تم اس سے استفادہ کرو۔ تمہاری اجازت کے بغیر کوئی اس کو بنا نہیں سکے گا۔ اور کوئی بنا کر بیچ نہیں سکے گا۔ یہ ہے Patent کا مفہوم۔ لیکن وہ چیز جو بن جائے اس کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ ایک باریک فرق ہے جو پاکستان کے دانشوروں کو ابھی تک نہیں پتہ چلا۔ یاد دانشوروں کو پتہ ہو گا تو ان کے اندر جرأت اور زبان نہیں ہے۔ Patent تو صرف تخلیق کی حد تک ہے۔ اور اس پہلو سے جہاں تک اسلامی اصطلاحات کا تعلق ہے یہ تو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں، کسی ملاں نے نہیں بنائیں۔ کسی فرقہ کے عالم نے تو نہیں بنائیں۔ اگر Patent کرنا ہوتا تو خدا نے کرانا تھا۔ لیکن اللہ نے کبھی اپنی کسی اصطلاح کو کسی قوم کے لئے Patent نہیں کیا بلکہ رَبُّ الْعَالَمِينَ ہے کھلی دعوت ہے۔ اور اگر Patent ہوتا بھی تو استعمال میں کوئی سوال ہی نہیں کہ کسی کو اجازت ہو، کسی کو نہیں۔

اسلامی تعلیم بنی نوع انسان کے لئے ہے اور یہ مولوی یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے (وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ) (الانبیاء: 108)۔ ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نیکی کی تعلیم عام دیتے تھے اور ہر شخص کو نہ صرف اجازت تھی بلکہ دعوت تھی۔

چنانچہ قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو ہدایت دیتا ہے (قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ

سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ --) (آل عمران: 65) کوئی Patent نہیں ہے۔ ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تمہارے اور ہمارے درمیان جو اچھی قدریں مشترک ہیں آؤ ان میں اکٹھے ہو کر تعاون کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔ تم ہم سے تعاون کرو ہم تم سے تعاون کرتے ہیں۔ یہ ہے رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِينَ جس کی وسعت سب جہانوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی تنگ نظری نہیں، کوئی دل کی تنگی نہیں، فیض عام ہے۔ ان لوگوں نے پتہ نہیں کہاں سے اسلام سیکھا ہے۔ بچارے پاکستانی معصوموں کو کیا سکھا رہے ہیں اور کس کی نقل اتار رہے ہیں۔

آج تک تاریخ اسلام میں Patent کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ یہ وہی مولوی ہیں جو ہمیشہ سے ایک دوسرے سے لڑتے آئے ہیں۔ کیوں وہ نہیں یاد رکھتے۔ صرف احمدیوں کا قصہ تو نہیں۔ ہر بات پر ایک دوسرے سے اختلاف کیا ہے۔ آج تک بشر اور نور کا جھگڑا طے نہیں ہوا تو Patent کے لئے جائیں گے کہاں؟ کس سے پوچھیں گے؟ اور کس کے لئے؟ کیا چیز Patent ہے؟ کس کا حق ہے اس پر اور کون سا دفتر قائم ہے۔

اگر حکومت پاکستان نے Patent بنوانا ہے تو پہلے ایک Patent آفس بنائے مذاہب کے لئے۔ اور تمام مذاہب اس میں اپنی اپنی درخواست داخل کریں کہ ہم ان اصطلاحوں کو اپنے لئے Patent کرنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں Patent کا قانون یہ ہے کہ جس نے سب سے پہلے چیز کی ایجاد کی ہو، سب سے پہلے جس کا استعمال ثابت ہوگا اسی کو حق ملے گا۔ اگر پاکستان Patent دفتر کھول لے تو سب سے پہلے یہودی آئیں گے۔ کہیں گے حضرت ابراہیمؑ ہمارے مذاہب کے بانی مبنی ہیں اور تمہارا قرآن گو اہی دیتا ہے کہ لفظ اسلام سب سے پہلے ابراہیمؑ کے لئے استعمال ہوا۔ مسلم لفظ ابراہیمؑ کے لئے، میرے پاس حوالے ہیں، میں آپ کو دکھاتا ہوں ابھی۔ (وَلَكِنْ كَانِ

حَنِيفًا مَّسْلَمًا) (آل عمران: 68)۔

اب سوال یہ ہے کہ یہودیوں کا یہ Patent کا مطالبہ ہے اسے پاکستان Patent Office کس طرح رد کرے گا۔ اور اگر ایک دفعہ یہ اصطلاح ان کی Patent ہوگئی تو نہ عیسائی مسلمان کہلا سکیں گے اور نہ مسلمان، مسلمان کہلا سکیں گے۔ سب پر پابندی ہوگی کہ پہلے یہود سے اجازت لو پھر تم اپنے آپ کو مسلمان کہلاؤ۔ سوال یہ ہے کہ یہود سے کیوں اجازت لیں۔ یہی بنیادی سوال ہے۔

یہ اصطلاحیں خدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ ہر اچھی چیز عام بنی نوع انسان کے لئے عام ہے۔ اچھی چیز کی نقل کرنا منع نہیں بلکہ اسلام اس کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مَمَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا) (آل عمران: 68)۔ وہ مسلمان تھا۔

پھر فرماتا ہے (رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِيْنَ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ) (البقرة: 129) کہ ابراہیم دعا کرتے ہیں حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے لئے دو مسلمان بنا دے۔ (وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا) اور ہماری اولاد میں سے بھی اسی طرح مسلمان بنانا چلا جا (اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ) یہ امت مسلمہ تیرے لئے ہوگی۔۔۔۔۔

اصل ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا زمانہ سب زمانوں پر محیط ہے۔ مگر میں مولویوں کی منطق کے لحاظ سے جواب دے رہا ہوں کہ آنحضور ﷺ کی بعثت سے پہلے جتنے بھی حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے لوگ موجود تھے (وہ) قرآن کے لحاظ سے مسلمان ہیں۔ پاکستان کے Patent Office کو لازماً درج کرنا ہوگا کہ یہ ان کا حق ہے۔ آئندہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی اپنے آپ کو مسلمان نہ کہے۔ (مِلَّةَ اٰبِيكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمُّكُمْ^ط)

الْمُسْلِمِينَ) (الحج: 79)۔ ابراہیم کی امت ہے جو مسلم ہے۔ پس جو شخص بھی ابراہیم کی طرف منسوب ہو گا تو اس کو مسلم کہلانے کے حق سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ اور ویسے بھی یہ بات جہالت کی بات ہے۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوۡا۟ إِنِّيۡٓ أُلْقِيَۡٓ إِلَىٰ كِتَابٍ كَرِيمٍۭ - إِنَّهُۥ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُۥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) (النمل: 31-30)

لیں جی! یہودیوں کا ایک اور Patent نکل آیا۔ یہودیوں کی اگلی درخواست ہوگی کہ مسلمان بھی ہم ہیں اور (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) ہمارا حق ہے۔ اور احمدیوں بے چاروں کو بسم اللہ لکھنے کے جرم میں مارا پیٹا جاتا ہے، عدالتوں میں گھسیٹا جاتا ہے، سزائیں دی جاتی ہیں۔ ایک مردان میں کیس درج ہوا تھا، غالباً مردان ہی کی بات ہے کیس بہر حال درج ہوا ہے پاکستان میں کہ جب ہم نے ایک شخص کی تلاشی لی تو اس کے کمرے سے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) نکلی۔ اب بتائیں اس بے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے۔ وہاں لکھا ہوا تھا (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد رحم کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ جرم ہے تعزیرات پاکستان کے لحاظ سے۔ اور جہاں تک Patent کا تعلق ہے یہ Patent یہود کا ہے۔ کیونکہ حضرت سلیمانؑ نے جو خط بھیجا تھا ملکہ سبا کو اس پر یہ لکھا ہوا تھا (قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوۡا۟ إِنِّيۡٓ أُلْقِيَۡٓ إِلَىٰ كِتَابٍ كَرِيمٍۭ) میرے پاس ایک بہت ہی معزز ایک رسالہ، ایک خط بھیجا گیا ہے۔ (إِنَّهُۥ مِنْ سُلَيْمٰنَ) سلیمانؑ کی طرف سے (وَإِنَّهُۥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)۔ اور وہ کہتا ہے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)۔ اور پھر مسلمان ہونے کی دعوت کیا کہتی ہے کتاب۔ یعنی وہ خط۔ (أَلَا تَعْلَمُوۡا عَلٰی وَاٰتُوۡنِيۡ مُسْلِمِيۡنَ) (النمل: 32)۔ کہ مسلمان ہو کر میرے پاس آ جاؤ۔

اب مسجد نہیں کہہ سکتے مسجد کو تو مسجد نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے؟ وہ مسجدیں جو خدا کے ذکر سے خالی ہو چکی ہوں، جن کو محمد رسول اللہ ﷺ ویران قرار دے رہے ہوں ان کو یہ مسجد ہی کہتے ہیں۔ ”يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا اسْمُهُ - مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدَى“۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم فصل الثالث صفحہ 38)۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ایسا بد نصیب زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام محض نام کا رہ جائے گا اور جب قرآن لکھنے کے لئے ہو گا۔ عمل کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ تم دیکھو گے کہ ان کی مسجدیں آباد ہیں وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدَى حالانکہ ہدایت سے بالکل خالی ہوں گی۔ لیکن ان کو بھی مسجد ہی فرمایا۔

اب ایک اور Patent عیسائیوں کی طرف سے آئے گا۔ کئی درخواستوں پر یہودیوں نے قبضہ کر لیا۔ اب عیسائیوں کا Patent آنے والا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے اور تسلیم کرتا ہے اس بات کو کہ وہ عیسائی جو خدائے واحد کے نام پر ستائے گئے جس طرح آج احمدیوں کو ستایا جا رہا ہے اور زیر زمین چلے گئے جب ان کو اللہ تعالیٰ نے بالآخر یہ خوشخبری دی کہ باہر امن ہو گیا ہے۔ تمہارے حقوق قائم ہو گئے ہیں۔ اب تم بے شک زیر زمین حالت سے باہر آ جاؤ تو اس مقام پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یادگار کے طور پر کیا بنایا جائے۔ اس کا جواب قرآن کریم فرماتا ہے (قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ) (الکہف: 22) وہ لوگ جو فیصلہ کرنے میں زیادہ قوی تھے اور طاقت رکھتے تھے انہوں نے کہا (لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا) (الکہف: 22) ہم ان کی یادگار کے طور پر اس مقام پر مسجد بنائیں گے۔ تو اب عیسائی کہیں کہ دیکھو تم نے خواہ مخواہ مسجدوں کا جھگڑا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ تو عیسائی اصطلاح ہے اور قرآن اس پر گواہ ہے۔ تم کیسے اس کے موجد ہو سکتے ہو۔ یہ درخواست عیسائیوں کی ہو گئی اسلام پر۔ اور (بِسْمِ اللّٰهِ) پر تو قبضہ کر لیا ہے یہود نے۔ اور اب رہا مسجد اس پر عیسائی قابض ہو گئے۔ اب مولوی کیا بنائیں گے پھر۔ ان کی درخواست قبول ہوگی اور ان کی کیوں قبول ہوگی۔ یہ سوال ہے۔ کس طرف قرآن کھڑا ہوگا؟۔

اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ جس Patent کو Patent کے مسلمہ قواعد کے مطابق درج کرنا ضروری ہے تو لازماً جس کی طرف قرآن ہو گا اس کی بات مانی جائے گی اور نعوذ باللہ گویا قرآن، قرآن کے خلاف گواہی دے رہا ہو گا۔ اس لئے یہ ظالمانہ تصور ہی بالکل بیہودہ اور لغو ہے۔ دین میں کوئی Patent نہیں ہے۔ ہر اچھی بات کی طرف ہر سچا مومن بلاتا ہے اور جب وہ اس کو اختیار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔

اب دیکھیں مسجد ضرار کا قصہ ہے۔ آج تک اسے مسجد ضرار کہتے ہیں۔ یہ مولوی بھی جب تقریروں میں حوالے دیتے ہیں مسجد ضرار کہتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن نے اس کو مسجد ہی کہا ہے پھر بھی (لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا^ط لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ) (التوبہ: 108) یہ مسجد جو بنائی ہے (وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ) (التوبہ: 107) یہ جو لوگ ہیں جنہوں نے مسجد بنائی ہے اس نیت سے کہ کفر کریں، تکلیف پہنچائیں اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیں پھر بھی تو اس مسجد میں نہ کھڑا ہو۔ یہ نہیں فرمایا یہ مسجد ہے ہی نہیں۔ عظیم کتاب ہے۔ حیرت انگیز حوصلے والا کلام ہے جو تمام دنیا کو اپنی رحمت کی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ انسانی ضمیر کی آزادی کا اس سے بڑا چارٹر کبھی دنیا میں کسی کی طرف سے پیش نہیں ہوا۔ تمام عالم کی کتب کا مطالعہ کر لو۔ ہمارے آقا محمد ﷺ کی طرز پر جو آسمان سے ضمیر انسانی کی آزادی کا چارٹر نازل ہوا ہے اس کی کوئی مثال آپ کو دکھائی نہیں دے گی۔

اور اب جہاں تک بشر اور رسول کا جھگڑا ہے اس قرآن سے یہ مولوی اصطلاحیں نکالتے ہیں۔ ایک کہتا ہے دیکھو (سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا) (بنی اسرائیل: 94)۔ صاف لکھا ہوا ہے کہ میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں ہوں۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں نور بھی تو لکھا ہوا ہے اس لئے نور والی آیت کو مانیں گے۔ اس آیت کو نہیں مانیں گے۔

اور جہاں تک مسلمانوں کو دوسروں کو سلام کرنا ہے اس کے متعلق بعض اجنبی لوگ راستہ چلتے مسلمانوں کے خوف سے ان کو السلام علیکم کہہ دیا کرتے تھے۔ اور یہ رد عمل اگر کسی نے دکھایا ہے تو ان کو کہا کہ تم ہمیں دھوکہ دینا چاہتے ہو تو قرآن نے اس کی نفی فرمائی۔ آسمان سے اللہ نے یہ تعلیم نازل فرمائی (وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا) (النساء: 95) کہ دیکھو جی جو بھی تمہیں سلام کہہ دے تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ پھر یہ کہو کہ تم مومن نہیں۔ (تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) (النساء: 95)۔ کیا تم دنیا کی زندگی کا فائدہ چاہتے ہو۔ ان لوگوں کو پکڑ کے کہ وہ دشمن قوم سے تعلق رکھتے ہیں بچنے کی خاطر ایسا کر رہے ہیں نہ صرف یہ کہ ان کو دینی تحفظ دیا ہے بلکہ اس اصطلاح ”السلام علیکم“ استعمال کرنے کا حق بھی دیا ہے۔ اور اس کی اوٹ میں اپنے آپ کو بچانے کا حق دیا ہے۔ اور مولوی کہتے ہیں دیکھو جی بچنے کی خاطر ہم سے، لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر کہ ہم بھی مسلمان ہیں، یہ ایسا کر رہے ہیں۔ ایسا اسلام تم نے کہاں سے بنایا ہے۔ تم تو سمجھتے بھی نہیں کہ اسلام کیا چیز ہے۔ یہ تو اللہ کی تعلیم ہے، اللہ بہتر جانتا ہے اور ایسے واقعات پہلے گزرے ہوئے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں تم پیش کر رہے۔ ان سب کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔

قرآن انسانی ضمیر کی آزادی کا جو تحفظ دیتا ہے کوئی تم میں طاقت نہیں ہے کہ اس تحفظ کو اس سے چھین سکو۔ فرمایا (كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ) (النساء: 95)۔ ہوش کرو، اس قسم کی جاہلانہ باتیں تم پہلے کیا کرتے تھے۔ بہانے بنا بنا کے لوگوں کو پکڑا کرتے تھے، ان پر ظلم کیا کرتے تھے، مارتے تھے، ان کی جائیدادیں چھینا کرتے تھے۔ لٹیرے ہی تو تھے تم۔ تم پر اللہ نے احسان کیا ہے، محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم کے ذریعہ تمہیں بچا لیا۔ پھر وہی حرکتیں شروع کر دو گے جو یہ کر چکے ہیں۔

اور جہاں تک صحابہ کرام اور صحابہ کرام کی دوسری اصطلاحات کا تعلق ہے یہ سب لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے بعد ان اصطلاحات کو ہرگز استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ تم ناپاک لوگ ہو، ان کو

ہاتھ نہیں لگانا، بلکہ کوئی مسلمان دنیا کا ان اصطلاحوں کو اس لئے استعمال نہیں کر سکتا کہ یہ صحابہؓ کے لئے خاص تھیں۔ یہ اصطلاحیں وہ تھیں جو مسلمانوں کے لئے خاص تھیں خواہ کسی زمانے کے ہوں۔ اب ان اصطلاحوں کی باتیں ہوں گی جو یہ کہتے ہیں کہ صحابہ تک تھیں ان کے بعد نہیں۔ لیکن اپنا عمل کیا ہے؟ یہ سنئے۔

شیعہ صاحبان اپنے ائمہ کو 'عَلَيْهِ السَّلَام' لکھتے ہیں۔ یہ نبیوں کی اصطلاح ہے۔ ان کے نزدیک کسی اور پر علیہ السلام نہیں کہہ سکتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ پر خدا درود بھیجتا ہے (احزاب: 57)، اور تم پر بھی۔ پس جن کو خدا السلام علیکم کہے اس کو یہ مولوی کیسے روکیں گے۔ مگر ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ 'علیہم السلام'۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے سنیوں میں بھی اس کی مثال ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب شہید کے خطبہ امارت صفحہ 13 پر درج ہے کہ 'حضرت ابوطالب علیہ السلام'۔ اور خود مولانا اسماعیل شہید کے لئے 'علیہ السلام' لکھا ہوا ہے۔ (مؤلفہ مولوی نجم الحسن کراروی پشاور۔ انوار الشیعہ صفحہ 18 و 324 پر یہ حوالہ درج ہے)

اسی طرح ترجمہ فتاویٰ عزیز جلد نمبر 1 صفحہ 15 پر حضرت مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی لکھتے ہیں کہ 'علیہم السلام' کا لفظ قرآن و حدیث کی رو سے غیر انبیاء کے لئے ثابت ہے۔ یہی بات جو میں کہہ رہا تھا، بالکل نیادین گھڑ رہے ہیں، ان کو کوئی نہیں پکڑ رہا۔

امہات المؤمنین کی بحث۔ کہتے ہیں تم نے حضرت اماں جان کے لئے 'رضی اللہ عنہا'، 'ام المؤمنین' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بڑی سخت دلآزاری ہو رہی ہے ہماری۔ یہ لفظ نبی کی بیگمات کے سوا کسی اور کے لئے استعمال کرنا تو جائز ہی نہیں اور اس سے دھوکہ ہوتا ہے۔ ہر شخص جب حضرت اماں جان کے ذکر میں ام المؤمنین کا لفظ پڑھے گا تو کون پاگل ہے جس کو یہ دھوکہ ہو کہ اس سے مراد ان کی 'منکرین کی ماں' ہے۔ تمہیں کہاں سے تکلیف ہو گئی۔ وہ ہماری دلآزاری ہو اگر تم منکرین پر بھی یہ لفظ کھینچ کر لگاؤ۔ لفظ مؤمنین نے حفاظت کر دی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب کی بیگم کے متعلق ام المؤمنین کہتے ہیں اس وضاحت کے بعد بھی تمہاری عقلیں کہاں گئی ہیں، غور کیوں نہیں کرتے۔ اس سے تمہاری بے عزتی کیسے ہو گئی۔ صاف ظاہر ہے جو ایمان لاتے ہیں ان کی ماں ہیں۔ تو لفظ ماں کو استعمال نہیں کرنے

دو گے۔ اور یہ اصطلاحیں وہ ہیں جو خود دوسروں کے لئے استعمال کر چکے ہیں۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو ام المومنین کہا گیا۔ (اشارات فریدی حصہ سوم صفحہ 9 مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ)۔ 1321 ہجری میں حضرت خواجہ جمال الدین ہانسوی کی اہلیہ کو ام المومنین لکھا۔ سیر الاولیاء پر لکھا ہے کہ پہلے شیخ جمال الدین ہانسوی اپنی ایک خادمہ کو ام المومنین کہا کرتے تھے۔ (سیرت الاولیاء تالیف محمد بن علی مبارک صفحہ 187) اب بتائیں حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک خادمہ کو ام المومنین کہا کرتے تھے۔ تاریخ المشائخ چشت از خلیق احمد نظامی کے صفحہ 164 پر لکھا ہے کہ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی کی ایک خادمہ بڑی عابدہ، صالحہ تھیں۔ لوگ اسے ام المومنین کہا کرتے تھے۔ ایک جگہ ہے کہ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی خود کہتے تھے۔ دوسرے حوالہ میں ہے کہ لوگ ان کو کہا کرتے تھے۔ پی ایل او کے سربراہ کی بہن بھی ام المومنین کہلاتی ہیں۔۔۔۔۔ (یہ فریج کتاب ہے نے زانگ لے۔ ٹائم مارچ 19/1988ء)

جہاں تک رُضی اللہ عنہ کی اصطلاح ہے۔ قرآن کریم سچے مومنوں کے لئے اس اصطلاح کو عام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ استعمال فرماتا ہے ان کے حق میں (کَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ) (المجادلہ: 22) اللہ نے اپنے اوپر لکھ چھوڑا ہے، فرض کر دیا ہے (لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي) میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ (إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ) اللہ تعالیٰ بہت طاقت والا اور بہت بزرگی والا اور بہت عزت والا ہے اور غلبہ والا ہے۔ (لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ) (المجادلہ: 23) کہ تم کبھی ایسی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور اس کے باوجود ان لوگوں سے دوستی کرو جو اللہ سے دشمنی کرتے ہیں۔ (یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ پر ایمان لاتا ہوں انسان اور یوم آخرت پر)۔ یہ دو شرطیں ہیں کہ یہ لوگ خدا کے دشمنوں کے دوست بن جائیں (وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ) خواہ ان کے باپ ہی کیوں نہ ہو۔ (وَأَبْنَاؤَهُمْ) یا ان کے بیٹے (أَوْ إِخْوَانَهُمْ) یا ان کے بھائی

سے توہین رسالت کا تعلق ہے ان کا تو اب یہ حال ہو گیا ہے کہ ہر چیز سے توہین رسالت ہونے لگ گئی ہے۔ شرعی عدالت کے خلاف بیان سے وزیر قانون توہین رسالت کے مرتکب ہو گئے ہیں۔

اب یہ مولوی خدا بھی بن بیٹھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی بن بیٹھے ہیں۔ ان پر ہاتھ اٹھاؤ تو وہ رسول پر ہاتھ اٹھانا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ اور ان کی شکلیں دیکھو، ان کے اطوار، ان کے اخلاق دیکھو۔ یہ دھکا دینے والے لوگ ہیں۔ محمد رسول اللہ جاذب تھے۔ غیر معمولی طاقت سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے تھے۔ جو ان کو دیکھتا عاشق ہو جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

اگر خواہی دلیلی عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ

تم محمدؐ کے حسن کی دلیل کیا مانگتے ہو۔ محمدؐ خود اپنے حسن کی دلیل ہے، 'عاشقش باش'۔ اس پر عاشق ہو جاؤ۔ محمدؐ ہست برہان محمدؐ۔ محمدؐ ہی محمدؐ کی دلیل ہے۔ پس اللہ ہی ہے جو ان کو عقل دے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۳ دسمبر ۲۰۰۴ء)